REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ ۱۰ رجب ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ار

جلد ۴۹/۱۴ | ۹ صلح ۱۳۳۹ ہش | ۹ جنوری ۱۹۶۰ء | نمبر ۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ رجنوری - بوقت پونے دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ شام کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ جس کے باعث نیند کچھ دیر میں آئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ — احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۸ رجنوری۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی۔ کلائی کی درد میں کمی رہی۔

صحابہ کرام و احباب جماعت سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد
ربوہ

صدر بنیادی جمہوریتوں کے منتخب ارکان سے اعتماد کا ووٹ لیں گے

ووٹنگ کے بعد صدر ایوب کو ملک میں آئینی مشینری قائم کرنے کا اختیار مل جائے گا

راولپنڈی ۸ رجنوری۔ بنیادی جمہوریتوں کے اسی ہزار منتخب ارکان پاکستان کے موجودہ صدر پر اظہار اعتماد کے لئے ایک انتخابی ادارہ کی حیثیت اختیار کر لیں گے۔ اگر ان منتخب ارکان کی اکثریت نے صدر پر اعتماد کا اظہار کیا۔ تو صدر ایوب کو پاکستان میں آئینی مشینری کے قیام کے لئے فوری اقدام کرنے کا اختیار مل جائے گا۔ ساتھ ہی یہ بھی سمجھا جائے گا۔ کہ پاکستان میں مرتب ہونے والے آئین کے تحت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صدارت کی پہلی مدت کے لئے منتخب ہو گئے ہیں۔

مذکرہ فیصلہ کل صبح کابینہ کے ایک اجلاس میں کیا گیا جو لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان کی زیر صدارت منعقد ہوا اور صدر مملکت نے کابینہ کی تجویز کی منظوری دے دی ہے۔ اس تجویز پر مشتمل جو قرارداد کابینہ نے منظور کی ہے اس کا متن درج ذیل ہے۔

پاکستان میں جلد آئینی مشینری کا قیام ضروری ہے۔ اسی طرح یہ امر بھی بے حد ضروری ہے کہ صدر مملکت جس آئینی مشینری کی تجویز کرنے والے ہیں۔ عوام کی طرف سے اس کی تائید و منظوری حاصل کی جائے۔ لہذا یہ امر بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کہ عوام کو صدر مملکت پر اعتماد کے اظہار کا موقعہ دیا جائے چنانچہ ہم صدارتی کابینہ کے ارکان نہایت احترام کے ساتھ صدر مملکت سے ملتمس ہیں کہ

بنیادی جمہوریتوں کے حکم مجریہ ۱۹۵۹ء کے تحت یونین کونسلوں۔ یونین کمیٹیوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کے انتخابات ختم ہونے کے بعد جتنی جلد ممکن ہو۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی وساطت سے منتخب ارکان سے خفیہ بیلٹ کے ذریعہ موجودہ صدر کے حق میں اعتماد کا ووٹ حاصل کیا جائے۔ اور اگر ووٹوں کی اکثریت اظہار اعتماد کے حق میں ہو۔ تو اس کا یہ مطلب سمجھا جائے گا کہ صدر مملکت کو پاکستان میں آئینی مشینری کے فوری قیام کے بندوبست کے لئے اختیار مل گیا ہے اسی طرح اس کا یہ مطلب بھی سمجھا جائے گا۔ کہ پاکستان کے موجودہ صدر ملک میں مرتب ہونے والے آئین کے مطابق صدارت کی پہلی مدت کے لئے منتخب ہو گئے ہیں۔

جب یہ قرارداد صدر مملکت کی خدمت میں پیش کی گئی۔ تو انہوں نے قرارداد کی تجویز کی منظوری دے دی ؛

یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام پر اہم تقاریر

مورخہ ۱۰/۱/۶۰ بروز اتوار بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور جودھامل بلڈنگ لاہور میں جرمن نو مسلم مسٹر ناصر ولہلم نکولسکی Wilhelm Nikulski مسجد ہمبورگ اور مسجد فرانکفورٹ جرمنی کے افتتاح کی سلائیڈز کے علاوہ بعض اہم تصاویر دکھائیں گے نیز مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر امریکہ تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ایک اہم تقریر فرمائیں گے۔ دوست وقت مقررہ پر زیادہ سے زیادہ تشریف لا کر مستفید ہوں۔ (سیکرٹری امور خارجہ لاہور)

دعوتِ ولیمہ

ربوہ ۷ رجنوری۔ آج السید عبد اللہ محمد الشبوطی نے اپنے لڑکے السید محمود عبد اللہ الشبوطی کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے علاوہ ناظران صدر انجمن احمدیہ۔ وکلاء تحریک جدید۔ اساتذہ جامعہ احمدیہ اور دیگر احباب نے شرکت کی۔ بعد میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اجتماعی دعا فرمائی۔ السید محمود عبد اللہ الشبوطی کی شادی سیدہ شاہ رخ نسرین بنت مکرم سید بشیر احمد صاحب مینیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ سے مورخہ ۴/۱/۶۰ کو ہوئی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس تعلق کو فریقین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۶۰ء

قربانیاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا جو خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ر جولائی ۱۹۴۹ء بمقام پارک ہاؤس کوئٹہ الفضل مورخہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا ہے اس میں آپ نے شروع میں فرمایا ہے کہ:-

"دنیا میں ہر نبی کے آنے پر اس کو اور اس کی جماعت کو مختلف قسم کی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن دوسرے نبیوں کی قربانیوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں میں یہ فرق ہے کہ دوسرے نبیوں کی قربانیاں کسی نہ کسی جگہ پر جاکر ختم ہوگئیں لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت کی قربانیاں قیامت تک ختم نہیں ہوں گی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کا بوجھ بھی ایسا ہے جو قیامت تک کے لئے ہے ہم دیکھتے ہیں کہ سوائے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے کوئی بھی نبی ایسا نہیں گذرا جس کی تعلیم ایک ہزار سال سے زیادہ عرصہ تک قائم رہی ہو زیادہ سے زیادہ عرصہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی تعلیم کا ہے جو دو ہزار سال کے قریب رہی لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کا بوجھ صرف دو ہزار سال کے لئے نہیں بلکہ قیامت تک کے لئے ہے"۔

جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے آگے بیان فرمایا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کا زمانۂ نبوت قیامت تک ہے۔ آپؐ کے بعد جو نبی بھی آئے گا وہ آپ ہی کی اور وہ شریعت کی تبلیغ کے لئے آئیگا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز حدیث "اَلسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ" کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"دراصل اس حدیث کا مطلب یہ تھا کہ میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نئی شریعت والا نبی نہیں آئے گا۔ میرا زمانہ اور قیامت آپس میں ملتے ہیں اور خواہ قیامت دو کروڑ سال کے بعد ہی کیوں نہ آئے۔ میرے اور اس کے درمیان کوئی شریعت نہیں آئے گی۔ چنانچہ وہ بات تو غلط نکلی جو عام مسلمان سمجھتے تھے اور یہ بات سچی نکلی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تیرہ سو سال کے بعد اگر کوئی نبی آیا بھی۔ تو اس نے آکر یہی بات کہی کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوں۔ میں آپ کے ہی خادموں میں سے ایک خادم ہوں اور آپ کے دین کی اشاعت کے لئے آیا ہوں۔ مجھے نبوت کا انعام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کی غلامی میں ہی ملا ہے۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا تھا۔ کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں یعنی انگشت شہادت اور وسطیٰ کی طرح آپس میں ملے ہوتے ہیں اس کے محض اتنے ہی معنے تھے کہ میرے اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ اور اگر آئے گا تو ایک رنگ میں وہ میں ہی ہونگا"

ان اقتباسات سے یہ باتیں واضح ہوجاتی ہیں اول آنحضرت صلعم کی نبوت قیامت تک رہیگی دوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام محض آپ کے خادم ہیں اور آپ آنحضرت صلعم کے دین کی اشاعت کے لئے ہی مبعوث ہوئے ہیں۔ سوم چونکہ آنحضرتؐ کی نبوت قیامت تک جاتی ہے اس لئے آپ کی امت کی قربانیاں بھی قیامت تک چلیں گی

اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو آنحضرت صلعم کے دین کی اشاعت کے لئے مبعوث ہوئے ہیں جو جماعت اس کام کی سرانجام دہی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حکم سے کھڑی کی ہے وہ جماعت احمدیہ ہے اس لئے ان قربانیوں کا بوجھ اب جماعت احمدیہ کے سر پر رکھا گیا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے پتہ ملتا ہے کہ آخری زمانہ میں ایک بندہ حق مبعوث کیا جائے گا۔ اس وقت اگر دین ثریا پر بھی چڑھ گیا ہوگا تو وہ بندہ حق اس کو ثریا سے زمین پر اتار لائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ ایسا زمانہ ہوگا۔ جب دنیا سے دین اٹھ گیا ہوگا اور لوگ دین کو چھوڑ کر صرف دنیا کے دالہ و شیدا بن جائیں گے۔ ان پیشگوئیوں میں نہایت تفصیل اور وضاحت کے ساتھ ان حالات کو بیان کیا گیا ہے جو اس زمانہ کے ہوجائیںگے۔ ان بدترین حالات کو سنوارنے اور انسانوں کو پھر اللہ تعالےٰ کی طرف بلانے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو از سر نو رواج دینے کے لئے مسیح موعود مبعوث ہوگا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ہیں اور انہوں نے تجدید و احیائے دین کی مہم کا از سر نو آغاز کیا ہے اسلئے جو جماعت آپ نے قائم کی ہے۔ اس دینی مہم کو چلانے کی ذمہ داری اسی پر عاید ہوتی ہے۔

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی وجہ سے قربانیوں کا یہ بوجھ ان لوگوں پر ڈالا گیا ہے جو آپ کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور یہ قربانیاں قیامت تک جاری رہنی ہے اسلئے ہر احمدی کے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ وہ قیامت تک قربانیوں کو جاری رکھنے کے لئے کھڑا کیا گیا ہے

ایک احمدی محض احمدیت میں داخل ہو کر اپنے فرائض سے سبکدوش نہیں ہوسکتا بلکہ احمدیت میں داخل ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ہم اپنے فرائض کو سمجھیں اور غور کریں کہ وہ کیا کام ہے جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ چنانچہ اوپر کی تفصیلات پر غور کرنے سے ہر احمدی کو جان لینا چاہیئے کہ آنحضرت صلعم کی امت کو جو قربانیاں کرنی ہیں ان کو ادا کرنے کے لئے اب ہماری باری ہے۔ جس طرح گذشتہ تیرہ چودہ سو سال کے اندر اللہ تعالےٰ کے نیک بندے اور ان کی جماعتیں اس دور کو جاری رکھتی چلی آئی ہیں۔ اسی طرح اس زمانہ میں یہ بوجھ ہم پر ڈالا گیا ہے کہ ہم اپنی باری پر وہ قربانیاں ادا کریں جن سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو تقویت پہنچتی ہے

واقعات خود اس کی شہادت دے رہے ہیں کہ یہ قربانیاں جن کا ذکر ہے ہمیں نے دینی ہیں اور یقیناً قیامت تک دینی ہیں تاوقتیکہ اللہ تعالےٰ ہماری کوتاہیوں کی وجہ سے یہ کام دوسروں کے سپرد نہ کردے۔ اللہ تعالےٰ کا کام تو رک نہیں سکتا اور نہ وہ قربانیاں رک سکتی ہیں۔ جو اس کام کے لئے ضروری ہیں۔ آج خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یہ قربانیاں دے رہی ہے اور کوئی دوسری جماعت ایسا نہیں کر رہی اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں ان قربانیوں کے لئے کھڑا کیا ہے۔

دوسری بات جس کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس خطبہ میں واضح کیا ہے وہ یہ ہے کہ نہ صرف ہمیں یہ قربانیاں قیامت تک دینی ہیں بلکہ یہ قربانیاں بے انتہا ہیں۔ آج چونکہ دنیا کی فلاح کا سارا دارومدار دین اسلام پر ہے۔ اور حقیقی دین وہی ہے جس کو آنحضرت صلعم لائے ہیں اسلئے یہ قربانیاں محدود نہیں رہ سکتی تھیں۔ کیونکہ جس کام کے لئے امت محمدیہ کھڑی کی گئی وہ لامحدود ہے اور قیامت تک کے لئے ہے۔ اسلئے قربانیاں بھی غیر محدود ہیں اور تمام پہلے انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں کی قربانیوں سے زیادہ ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو جو قربانیاں دینی ہیں وہ نہ صرف قیامت تک دینی ہیں بلکہ ان قربانیوں کی تعداد بھی بہت زیادہ۔

اس ضمن میں تیسری بات جس کی وضاحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان قربانیوں کی پہلے لوگوں کی قربانیوں سے نوعیت بھی الگ ہے۔ چنانچہ آپ اسی خطبہ میں فرماتے ہیں :-

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی قربانیوں اور ذمہ داریوں کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور ان کا کوئی دوسرا نبی اور اس کی قوم مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی قربانیاں اور ذمہ داریاں نہ صرف سب سے زیادہ ہیں بلکہ خدا تعالےٰ نے آپ کی اور آپ کی امت کی قربانیوں اور ذمہ داریوں کی نوعیت کو بھی بدل دیا ہے گویا نہ صرف زمانہ کو نامعلوم حد تک لمبا کر دیا گیا ہے بلکہ قربانیوں کی نوعیت کو بھی بدل دیا ہے اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ اے میرے رسول تو لوگوں سے کہدے کہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب خدا تعالےٰ کے لئے ہیں۔ جو سب جہانوں کا رب ہے"۔

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ

(باقی صـ پر)

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی تعلیمی اور تربیتی مساعی

لٹریچر کی وسیع اشاعت ——— تقاریر اور ملاقاتیں

مسلمان طلبا کیلئے دینی اسباق کا اہتمام

احباب جماعت کی تعلیم و تربیت

از مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر بتوسط وکالت تبشیر

اہم واقعات

اکتوبر میں محترمی جناب رئیس التبلیغ صاحب نیروبی سے ٹبورا کے ایک ہفتہ کے دورہ پر پہونچے۔ احباب جماعت نے ریلوے سٹیشن پر استقبال اور الوداع کہا۔ جماعت کی تربیت کے لئے مختلف اوقات میں آپ نصائح فرماتے رہے۔ اور خطبہ جمعہ میں اللہ اکبر کی لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ مشن مقامی کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیوں کے سلسلہ میں مجلس عاملہ کے ہمراہ رات کے بارہ بجے تک اجلاس کرتے رہے جن کا کئی رنگوں میں فائدہ ہوا ان کی تحریک پر جناب ڈاکٹر محمود احمد صاحب ظفر نے جماعتی ضرورت کے سلسلہ میں ۵۰۰۰ شلنگ کا عطیہ بھی دیا۔ جزاہ اللہ انہوں نے احباب جماعت سے تعاون کرتے ہوئے تفسیر قرآن سواحیلی کی کئی کاپیاں بھی فروخت کیں مشن کی جائداد کے قرضوں اور ان کی مرمت کے بارہ میں بھی ضروری امور سرانجام دیئے۔ اور آئندہ کے لئے ہدایات دیں۔

مسجد احمدیہ میں اہلیان ٹبورا کا عظیم الشان اجتماع

جناب رئیس التبلیغ صاحب کی آمد سے مستفید ہونے کے لئے احمدیہ مسجد ٹبورا میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ جماعت نے اس موقعہ پر دعوتی کارڈوں کے ذریعہ شہر کے چیدہ چیدہ افریقن کو چائے کی دعوت پر بلایا۔ ایک سو سے زائد غیر از جماعت شامل ہوئے۔ جماعت کے مرد و عورت حاضر تھے محترمی شیخ صاحب نے ایک اعلان نکاح کرتے ہوئے اسلامی خطبہ نکاح کی مفصل تفسیر سواحیلی زبان میں بتائی۔ اور مسئلہ طلاق پر بھی روشنی ڈالی۔ حاضرین ہمہ تن گوش ہو کر سن رہے تھے الحمد للہ بعد میں جاتے وقت ہر ایک کو لٹریچر بھی دیا گیا۔ احمدی احباب کا کہنا ہے کہ جب سے یہ مسجد بنی ہے اتنی تعداد میں غیر از جماعت

لوگوں کا پہلا اجتماع تھا۔ دوسرے دن شہر میں محترمی شیخ صاحب کی عالمانہ تقریر کا تذکرہ بر زبان عام و خاص تھا۔

گورنمنٹ ٹبورا سکول مشرقی افریقہ میں پہلا سکول ہے۔ جہاں کہ H.S.C یعنی ایف اے کے برابر کی کلاسیں جاری کی گئی ہیں۔ اس سکول کا سٹینڈرڈ بہت ہی اچھا ہے اور اس کے فارغ التحصیل طلباء اب اس ملک میں وزارت کے عہدوں پر متمکن ہیں۔ ہم اس سکول میں مسلمان طلباء کی اسلامی کلاس کو کئی سالوں سے تعلیم مفت دے رہے ہیں اس لئے بحیثیت استاد کے سکول کی سالانہ

دعوت میں شریک ہوا وہاں ڈائریکٹر آف ایجوکیشن دار العلوم سے آئے تھے۔ شہر اور علاقہ کی کئی معزز ہستیوں سے تعارف کا موقعہ ملا۔ اور طلباء کے کام کی نمائش کو دیکھتے ہوئے اساتذہ اور طلباء سے بھی تعارف کا موقعہ ملا۔

تعلیمی کلاسیں

ٹبورا سکول میں احمدیہ مشن ٹبورا ایک عرصہ سے اسلامی دینیات کی کلاس کے لئے ٹیچر مہیا کرتا ہے۔ ہفتہ میں دو بار یہ کلاس لگتی ہے۔ چنانچہ اسے باقاعدہ چلاتا رہا۔ اور

اور قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر شروع کروائی جس سے دلچسپی میں اضافہ ہوا۔ دوسرے طلبہ کو ملنے اور مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دینے کا موقعہ ملتا رہا۔

۳۔ ریلوے ٹریننگ سکول بھی اپنی قسم کا واحد سکول ٹانگانیکا میں یہاں ہی ہے۔ جہاں ریلوے کے ملازمین دوران ملازمت مزید تربیت کے لئے آتے رہے۔ وہاں بھی مسلمان طلبہ کو دینیات پڑھانے کے لئے ہفتہ میں ایک کلاس لگتی ہے۔ طلبہ کی ذہانت اور سوالات کے پیش نظر کتابی تعلیم کی بجائے وہاں مختلف موضوعات پر لیکچرز دینے شروع کئے جو طلبہ نے پسند کئے۔ مثلاً (۱) اسلام اور بین الاقوامی تعلقات (۲) مختلف مذاہب کے باہمی تعلقات (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بائیبل میں

۴۔ ٹبورا شہر میں تعلیم بالغان کا انتظام کیا جس میں ۱۵ سے ۲۰ طلباء شریک ہوتے رہے انگریزی اور عربی کی تعلیم جاری رہی

۴۔ احمدی بچوں کو قرآن مجید اور دینی تعلیم دینے کے لئے مسجد احمدیہ میں کلاس جاری رہی نئے داخل ہونے والوں کو اسلامی نماز اور دیگر اسلامی احکام بتائے اور ضروری باتیں زبانی یاد کرواتا رہا اور ان کو سواحیلی کتب مطالعہ کے لئے دیتا رہا اور بعد میں سوالات بھی پوچھتا رہا۔

۵۔ صبح کی نماز کے بعد درس القرآن عربی سواحیلی میں باقاعدہ جاری رکھا اور نماز مغرب کے بعد دیگر کتب سلسلہ کا درس جاری رکھا۔

۶۔ خطبات جمعہ کے ذریعہ سے بھی تربیت جماعت کا کام جاری رہا۔ اس عرصہ میں خطبات جمعہ میں قرآن مجید کی تفسیر سواحیلی میں بیان کر کے احباب جماعت کو تربیتی اور تبلیغی امور کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔

۷۔ نماز جمعہ کے بعد لجنہ کا پندرہ روزہ اجلاس ہوتا رہا اور احباب کا بھی ہفتہ وار تربیتی جلسہ شروع کیا۔ جس میں لوکل معلم اور احباب جماعت مختلف تربیتی و تبلیغی امور پر تقاریر کرتے ہیں۔

دورے

عرصہ زیر رپورٹ میں ٹبورا کی نواحی جماعتوں کے دورے کئے۔ آخر الذکر مقام پر دو دفعہ گیا۔ ایک دفعہ رئیس التبلیغ صاحب کے ساتھ گیا۔ ہمارے علاقہ کے چیف کے صدر مقام میں بھی چار بار گیا۔ اسی طرح معلمین کو دوروں پر بھجوایا۔ مشن کے علاوہ ۱۰۶۰ میل کا سفر تبلیغی اغراض کی خاطر کیا گیا۔

تحریری مضامین

لوکل اخبارات اور جماعتی اخبار دل۔

صدر آئزن ہاور کی خدمت میں

——— اسلامی لٹریچر کی پیشکش ———

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت تبلیغ و اشاعت اسلام کے ہر ممکن موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی سعی کرتی ہے۔ حال ہی میں جب صدر امریکہ مسٹر آئزن ہاور اپنے چار روزہ دورہ ہند کے لئے دہلی تشریف لائے۔ تو دہلی میں مقیم امریکن سفیر کے ذریعہ آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے اسلامی لٹریچر کا ایک پیکٹ قادیان سے بھیجا گیا۔ جس کی وصولی پر وزارت امور خارجہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کے نام شکریہ کا جو مکتوب موصول ہوا۔ اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

امریکی سفارت خانہ
نئی دہلی (انڈیا)
۲۱ دسمبر ۱۹۵۹ء

پیارے احمد

صدر آئزن ہاور کی ہندوستان میں حالیہ آمد کے موقعہ پر جو آپ کی طرف سے نو کتب کا معقول ہدیہ پیش کیا گیا۔ باشندگان امریکہ کے نمائندہ صدر موصوف کی طرف سے مجھے نہایت خلوص سے شکریہ ادا کرنے کی اجازت دیجئے۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ صدر ان کتب کی عزت و احترام کریں گے۔

ایک ایسی شخصیت کا جو ہمارے نزدیک امن کا نشان ہے۔ ہندوستانیوں کی طرف سے جو نہایت گرم جوشی سے اور استقبال طور پر دوستانہ خوش آمدید کہی گئی۔ مجھے موقعہ دیجئے کہ میں آپ کی ذات کا اور لاکھوں دیگر ہندوستانیوں کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کروں۔

آپ کا مخلص
ڈبلیو۔ کے۔ بنس مشیر امور عامہ

کی لوکل نیوز مع فوٹوز وغیرہ کے تیار کر کے بھجوائی گئیں۔ نیز اپنے انگریزی اخبار کے لئے پانچ مضامین تیار کئے جن میں سے ایک قسط متعلقہ وفات مسیح ــ پاکستان ــ آدمؑ سے قبل انسانی زندگی شائع ہو چکے ہیں۔

خطوط اور ترسیل ڈاک کی تعداد مشن ہذا کی تعداد ۹۱۴ تک رہی ہمارے لوکل معلم رشید صالح جنہوں نے جماعت کے مبلغ کی حیثیت سے کئی سال کام کیا ہے اب پنگالے میں جا کر آنریری معلم کی حیثیت سے ہجرت کر گئے ہیں ان کے اعزاز میں الوداعی دعوت مجلس خدام الاحمدیہ ٹبورا نے کی جس کی رپورٹ سواحیلی اخبار میں چھپوائی

زائرین کرام

عرصہ زیر رپورٹ میں حصول علم و معلومات دینیہ کے لئے کثیر تعداد میں طلبہ مشن ہاؤس میں آتے رہے۔ مڈل سکول کا عیسائی ہیڈ ماسٹر بھی آیا۔ ضلع کے اساتذہ بھی آئے درجن سے زائد عرب تاجر بھی تشریف لائے ایک درجن سے زائد ایشین دوست بھی آئے اس علاقہ کے چیف کو دعوت پہ بلایا اور اس کی خدمت میں سواحیلی قرآن مجید اور دیگر کتب پیش کیں اور اکثر مفت لٹریچر کے علاوہ کتب خرید کر بھی لے گئے۔

تنظیمی امور

لوکل جماعت کے جملہ تنظیمی امور کی نگرانی کی گئی مسجد کی صفائی اور مرمت کی۔ مسجد کے باغ کی صفائی کی اور گوڈائی اور نئے پھول دار پودے لگائے۔ یہی ایک مشن ہاؤس ہے جہاں کی مسجد بھی سب سے بڑی ہے۔ اور باغ بھی دیگر مشنوں کی نسبت بڑا ہے۔ پھر یہاں پانی کی قلت کی وجہ سے باغ کو عمدہ حالت میں رکھنا کار دارد والا معاملہ ہوتا ہے۔ پھر مشن کی سب سے زیادہ جائیداد یہاں ہی ہے جس کی کما حقہٗ نگرانی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ یہ سب امور کافی وقت لے لیتے ہیں اور ان کے لئے میونسپل حکام کئی بار ملنا پڑا۔ یہاں مقامی دو معلم بھی ہیں جن سے روزانہ حسب حالات تبلیغی تعلیمی تربیتی امور کے لئے کام لینا پڑتا ہے اور پھر ان کے کام کی حسب حالات نگرانی کرنی ہوتی ہے۔

اسی طرح مختلف دوکان داروں کے ذریعہ سے کتب و اخبارات فروخت کی جاتی ہیں۔ ان کے ساتھ حساب و کتاب رکھنا پڑتا ہے ٹبورا مشن کا علاقہ بہت وسیع ہے اور پھر یہاں کی لوکل تعلیمی سرگرمیاں و تنظیمی امور کی سر انجام دہی کے لئے ایک مشنری کافی نہیں تاہم اللہ تعالےٰ ہم جیسے کمزور بندوں کی حقیر سعی کو محض اپنے فضل و کرم سے نواز رہا ہے اور یقین ہے کہ اگر ہماری جماعت نے دعاؤں کے ذریعہ سے ہماری مدد جاری رکھی تو وہ دن دور نہیں کہ یہ تاریک براعظم اسلام کے نور سے منور ہو جائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ پر احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنے کی کوشش کریں!

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

جیسا کہ قبل ازیں الفضل میں متعدد اعلانات کے علاوہ خطوط کے ذریعہ بھی احباب اور جماعتوں کو اس امر کی اطلاع دی جا چکی ہے کہ امسال ملک میں بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کی بناء پر بامر مجبوری جلسہ کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے یعنی اس سال ہمارا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء کی بجائے ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء بروز جمعہ ہفتہ - اتوار منعقد ہوگا۔

چونکہ تاریخوں کی تبدیلی غیر معمولی حالات میں ایک اہم ملکی مصلحت کی بناء پر کی گئی ہے اس لئے بہت ممکن ہے کہ ان دوستوں کو اس دفعہ کچھ دقت اور مشکل محسوس ہو جو سالہا سال سے جلسہ کی اصل تاریخوں پر آنے کے عادی تھے اور شروع سال سے ہی ان تاریخوں پر آنے کے لئے اپنی ذہنی تیاری کے علاوہ اپنی رخصت اور فرصت کا انتظام بھی کر لیا کرتے تھے۔ اسی طرح جلسہ کی نئی تاریخوں پر خصوصاً تعلیمی اداروں میں عام رخصتوں کی سہولت ویسی نہیں جیسے دسمبر میں ہوا کرتی ہے۔ ان حالات میں یہ ممکن ہے کہ اگر جماعتوں اور دوستوں نے اس دفعہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے خاص عزم اور بیداری کا ثبوت نہ دیا تو جلسہ کی عام حاضری میں کچھ فرق پڑ جائے۔ لہٰذا اس امکان کے پیش نظر میں تمام جماعتوں کے امراء عہدہ داران اور سلسلہ کے مربیان اور کارکنوں کو یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ غیر معمولی حالات میں جلسہ پر آنے کے لئے احباب کو غیر معمولی طور پر تحریک کرتے رہیں اور خود بھی اور جماعت کے علاوہ دوسرے دوستوں کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کے لئے توجہ دلائیں اور انہیں ساتھ لانے کی کوشش کریں تاکہ اس سال حاضری کم نہ ہو بلکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے سے بھی بڑھ جائے۔

(مرزا شریف احمد ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

قبول احمدیت کی دلچسپ سرگذشت

صیغہ نشر واشاعت کی طرف سے عنوان بالا کے تحت

ایک اہم کتاب کی اشاعت کا فیصلہ

(از حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے خوش قسمت افراد ہیں جن کا سلسلہ حقہ میں شمولیت کی روئیداد خود ان کے لئے تو ایمان افزا ہے ہی وہ دوسروں کی ہدایت و راہنمائی کا موجب بھی بن سکتی ہے مگر افسوس کہ سلسلہ کے لٹریچر میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں جس میں قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات کو جمع کر دیا گیا ہو۔ نتیجہ یہ ہے کہ جماعت اپنی تاریخ کے ہزاروں قیمتی اوراق سے محروم ہے۔ بعض کتابوں میں ایک حد تک یہ مضمون ملتا ہے۔ مگر اپنی افادیت واہمیت کے باوصف ان سے یہ قومی تقاضا پورا نہیں ہو سکتا لہٰذا نظارت اصلاح وارشاد کے صیغہ نشر واشاعت نے اس نوع کے قیمتی مجموعہ کے جلد شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور میں اس اعلان کے ذریعہ سے احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قومی خدمت میں صیغہ نشر واشاعت سے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے خود ہی ادلین فرصت میں احمدیت سے وابستہ ہونے کے مختصر مگر جامع حالات قلمبند کر کے صیغہ متعلقہ کو ارسال کریں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اس کی پرزور تحریک کریں تا سلسلہ احمدیہ کی ایک تاریخی امانت ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے اور ان کا قبول حق دوسری لاکھوں سعید روحوں کو حق وصداقت کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا باعث بنے۔

نوٹ:۔ جو احباب اس کتاب میں اپنے حالات کے ساتھ اپنا فوٹو بھی شائع کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے فوٹو کا بلاک یا اس کا خرچ صیغہ کو بھجوا دیں۔ نیز اس مجموعہ کی ترتیب میں

م ر۔ تدوین کے سلسلہ میں دوست اپنے قیمتی مشوروں سے بھی صیغہ کی بھاری اعانت کر سکتے ہیں۔ امید ہے احباب اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ جن کی طرف سے اس قسم کے حالات پہلے اخبار میں شائع ہو چکے ہوں وہ بھی لکھ کر بھجوا دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

ملی ہم آہنگی کے چند پہلو

(۲)

آزادی کے بعد

پاکستان کے قیام کے بعد جب جوش و خروش ختم ہوا اور ہنگامہ کارزار کی جگہ امن و امان نے لی تو اس وقت ایک نیا لیکن بہت ہولناک مسئلہ سامنے آیا۔ وہ تھا لاکھوں مہاجرین کو آباد کرنا اس سلسلے میں حکومت کو بہت سی دقتیں پیش آئیں وہ ایک طویل داستان ہے۔ لیکن ایک نئی کلاس پیدا ہو جانے سے عوام کے دل و دماغ میں نئی کیفیتیں پیدا ہو گئیں۔ جہاں مہاجر اور مقامی کی الجھن پیدا ہوئی وہاں صوبائی اور علاقائی تعصب پھر سے عود کر آیا۔ آزادی حاصل کرنے والا جذبہ ٹھنڈا ہوا تو اس کے ساتھ ہی عوام اور لیڈروں میں خود غرضی کا دور دورہ شروع ہوا۔ سیاسی جماعتوں میں چپقلش شروع ہوئی تو اقتدار قائم رکھنے کے لئے ایسے ایسے حامیوں اور دھڑے بازوں کو نوازا گیا کہ آزادی کا اصل مقصد ہی فوت ہو گیا۔ سیاست کی شطرنج پر ایسی ایسی چالیں چلی گئیں کہ مستحق لوگ پس پشت ڈال دئے گئے اور غیر مستحق پہلی صف میں آ گئے۔ غرض کہ سیاست میں ایک عجیب و غریب دھاندلی مچ گئی۔ جس کا داؤ لگا اس نے ہاتھ رنگے۔ اور اس کے ساتھ ہی صوبائی تعصب اپنا کام کرتا رہا۔ اسی دور میں بہت سے تجربے بھی کئے گئے مختلف سیاسی جماعتوں کو وزارتیں بنانے کے لئے کہا گیا۔ اور ہر ایک کو کسی نہ کسی بہانے ناکام بنایا گیا۔ کیونکہ بنیادی جذبہ غلط تھا اور چند لوگوں کی خود غرضی اور نفس پرستی کے ذریعے سارا ڈرامہ کھیلا جا رہا تھا۔

اس تجربے میں ایک اچھا کام بھی ہوا اور وہ یہ کہ مغربی پاکستان کے سارے صوبے مدغم کر کے ایک صوبہ بنا دیا گیا۔ در اصل اس اقدام میں بھی یہی جذبہ کام کر رہا تھا کہ مختلف صوبوں کے بعض مقتدر لوگ جو کسی نہ کسی طرح لاکھوں روپے ہیں کھیل رہے ہیں اپنے صوبے میں زیادہ طاقت نہ پکڑ سکیں۔

بہرحال ایک صوبہ بن جانے کے باوجود صوبائی رجحانات ختم نہ ہوئے۔ ایک یونٹ بنانے والوں ہی میں سے بعض ایسے با اختیار اور چوٹی کے لوگ موجود تھے جو اپنے اپنے علاقے کے لوگوں کو دوسرے علاقے کے مقابلے میں لڑاتے اور اچھالتے رہے۔ محض کاغذات میں حدود مٹا دینے سے دلوں کے درمیان دیواریں نہیں گرائی جا سکتیں تاوقتیکہ حاکموں اور عوام کے درمیان ایسی مفاہمت نہ ہو جائے جو دیانت اور خلوص پر مبنی ہو اور یہ بنیادی اصول کارفرما ہو کہ افراد اپنے مفاد کو قوم کے مفاد پر کبھی ترجیح نہیں دیں گے صورت حال اسی طرح قائم رہی۔ یہاں تک کہ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں انقلاب رونما ہوا اور وہ تمام سازشیں بے نقاب ہوئیں۔ جو ملک کو کھوکھلا کرنے کے لئے اندر ہی اندر پرورش پا رہی تھیں۔ ذاتی مفاد کی خاطر قوم کے اجتماعی مفاد کو کس طرح ٹھکرایا جا رہا تھا اس کا حال اکتوبر ۱۹۵۸ء کے بعد ہی کھلا۔

پسماندہ علاقے

برطانیہ کے عہد میں چند علاقوں کو پسماندہ اور غیر متمدن کہا جاتا تھا۔ اس میں سرحد، بہاولپور، سندھ اور بلوچستان کے کچھ علاقے شامل تھے لطف یہ ہے کہ برملا سرکاری کاغذات میں ان کا نام غیر متمدن اور غیر تہذیب یافتہ علاقے میں شمار ہوتا تھا۔ جب ایک صدی تک ان علاقوں کو اس نام سے پکارا جاتا رہا تو اس سے نفسیاتی طور پر وہاں کے باشندوں کے ذہن میں ایک الجھن کا پیدا ہو جانا ضروری تھا۔ غلامی کے زمانے میں یہ الجھن جرائم اور احساس کمتری کی طرف مائل رہی اور آزادی کے بعد احساس کمتری کے ساتھ صوبائی تعصب کا اظہار نمایاں طور پر ہونے لگا۔ اور یہ تعصب ملازمت۔ تجارت۔ صنعت۔ معاشرت ثقافت وغیرہ میں نظر آنے لگا۔

تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ جن علاقوں کو پسماندہ کہا گیا تھا وہاں کسی زمانے میں تہذیب معراج پر تھی۔ ٹیکسلا موہنجوداڑو اور ہڑپہ کے آثار قدیمہ بتا رہے ہیں کہ ان علاقوں کے لوگ بہت زیادہ ترقی یافتہ تھے۔

ہر دور میں سیاسی مصلحتیں بروئے کار آتی رہتی ہیں اور ان مصلحتوں کے تحت کوئی نہ کوئی پالیسی اختیار کر لی جاتی ہے جس کی بنا پر کچھ غیر مہذب علاقوں کو آباد کر کے مہذب بنا دیا جاتا ہے۔ برطانوی حکومت اپنے لئے ضروری سمجھتی تھی کہ وہ سرحدی علاقوں کو متمدن اور بیدار نہ ہونے دے روس، افغانستان اور ہندوپاکستان کے درمیان ایک ایسے علاقے کی ضرورت تھی جہاں وہ محض اپنی چھاؤنیاں ڈال دے اور وہاں کے باشندوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ نہ ہونے دے اور نہ ہی اقتصادی حیثیت سے اُن کو مضبوط بننے دے۔

پاکستان کے قیام کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ کوئی بھی پسماندہ علاقہ نہیں۔ خاص طور پر سرحدی علاقے تو وسائل اور ذرائع سے مالا مال ہیں۔ وہاں صنعت و حرفت میں بہت زیادہ ترقی ہو سکتی ہے اور وہاں کے لوگ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بے قرار ہیں۔ چنانچہ صنعتی حیثیت سے وہاں بڑے کارخانے قائم کر دئے گئے۔ برقی اور آبپاشی کے کئی منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا گیا اور اس نئے دور میں تو اس علاقے کو زیادہ متمدن بنانے کے لئے اس قدر مساعی کی جا رہی ہیں کہ کچھ دور نہیں کہ مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں سے یہ علاقہ سب پر بازی لے جائے۔

اقتصادی پروگرام

نئے دور میں جا بجا اقتصادی منصوبہ بندی پر عمل ہو رہا ہے۔ کئی نئے منصوبے زیر غور ہیں۔ جن علاقوں کو پسماندہ کہا جاتا تھا وہاں کئی کارخانے قائم ہو چکے ہیں کئی لاکھ روپے کے تصرف سے سڑکیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ شفاخانے بھی کھل گئے ہیں تجارت کو بھی فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ پنجاب کی زرخیز اراضی کا روپیہ سرحد پر لگ رہا ہے اور سرحد میں کثیر المقاصد منصوبے مکمل ہوں گے تو اس سے سارا مغربی پاکستان فائدہ اٹھائے گا۔ آج ہر پنجابی، سندھی، بلوچی اور بنگالی اپنا سر فخر سے بلند کر کے یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمارے سرحدی علاقے میں اتنے کارخانے قائم کئے جا رہے ہیں۔ اور ملک کے سب سے بڑے بند وہیں باندھے جا رہے ہیں۔ اگر پنجاب، سندھ اور مشرقی پاکستان میں کوئی ایسی صنعتی منصوبہ بندی ہوگی، جس سے سارے پاکستان کو فائدہ ہوگا تو ظاہر ہے کہ سرحد کے باشندے بھی اس پر فخر کریں گے۔ آبپاشی کے لئے منصوبے سوچے جا رہے ہیں اگر ہندوستان کی طرف سے دو دریاؤں کا پانی بند کر دیا گیا۔ تو اسکے بدلے میں نئی "لنک نہریں" بنائی جائیں گی اور یہ سلسلہ دریائے کابل سے ہو کر سندھ، چناب اور جہلم تک پھیل جائے گا۔ اور اسی طرح سرحد کے علاقے میں کئی بڑی جھیلیں بھی بنائی جائینگی جہاں پانی ذخیرہ کے طور پر رکھا جائے گا۔ اور ضرورت کے وقت پنجاب کے بعض علاقوں میں پہنچایا جائے گا۔

ان تمام صنعتی اور آبپاشی کے منصوبوں کی تفصیل دینا مطلوب نہیں۔ لیکن مدعا یہ ہے کہ ان تمام منصوبوں سے ملک کے ہر علاقے کے لوگ فائدہ اٹھائیں گے اور ان حالات میں کسی طرح بھی علاقائی تعصب درمیان میں نہیں رہ سکتا۔ (باقی)

سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کی کوشش فرمائیں

امسال بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی تاریخیں بجائے ۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر کے ۲۲-۲۳-۲۴ر جنوری مقرر ہوئی ہیں۔ اس طرح چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے لئے مزید ایک ماہ کا عرصہ مل گیا ہے لہٰذا سیکرٹریان مال مہربانی فرما کر اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور ان دنوں میں چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے لئے پوری کوشش فرمائیں۔ تا آنکہ بجٹ کے مطابق وصولی ہو جائے زمیندار جماعتیں فصل خریف بہت حد تک برداشت کر چکی ہیں اور ان کے لئے چندہ ادا کرنے میں سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ یاد رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ انعقاد جلسہ سالانہ سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ انسپکٹران بیت المال بھی جہاں جہاں جائیں۔ احباب جماعت کو اس طرف خاص توجہ دلائیں

(ناظر بیت المال)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۵۹ء کو امینہ خالدہ صاحبہ بنت مکرم مولوی عبد الرحمان صاحب انور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ چکوال ضلع جہلم ولد محترم ماسٹر سراج الدین صاحب مرحوم کے ساتھ ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۸ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ اور خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دیگر افراد کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر متعدد بزرگوں و احباب نے شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ آخر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اجتماعی دعا فرمائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

تقرر عہدیداران جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

نام	عہدہ	نام جماعت
ڈاکٹر حاجی عبدالرحمٰن صاحب	پریذیڈنٹ امین	ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ
ماسٹر الٰہ داد صاحب	سیکرٹری مال، سیکرٹری وصایا، ” تعلیم	” ” ”
ماسٹر غلام محمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ	” ” ”

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ضروری اعلان برائے والنٹیئرز بر موقعہ جلسہ سالانہ

باہر سے آنے والے جن انصار و خدام نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ڈیوٹی ادا کرنے کے لئے اپنے نام دفاتر انصار و خدام میں بھجوائے ہیں۔ وہ مورخہ ۲۰، ۲۱ جنوری بوقت ۲ بجے تا ۴ بجے شام دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں تشریف لاکر مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب منتظم معاونین کو ملیں۔ اور ان سے اپنی ڈیوٹی معلوم کرکے فوراً اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ملک کی زرعی ترقی کیلئے بعض تجاویز

ملک کو خوش حال بنانے کے لئے ہمارے ملک میں بہت سے ترقیاتی منصوبے زیر عمل ہیں۔ پاکستان میں ہزاروں من غلہ ضائع ہو جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ ربیع کی فصل کے موقع پر کاشتکار اپنی زمین سے تھوڑے سے فائدے کی خاطر چنا کی فصل سبزی منڈی میں اکھیڑ اکھیڑ کر لا ڈالتے ہیں۔ اور لوگ اس کو سبزی ترکاری کے طور پر استعمال کر لیتے ہیں۔ اس کے بھُس کی بربادی ہوتی۔ کیونکہ اگر یہ پک کر کاٹی جاتی تو من کی جگہ ڈیڑھ من ہوتی اور بھس بالکل ضائع ہونے سے بچ جاتا۔ اسی طرح جو اور گندم کو بھی کاٹ کر گھوڑے۔ گائے۔ بھینس کو کھلا دیا جاتا ہے۔ انسان کے کھانے کی چیز کو جانوروں کے استعمال میں لایا جاتا ہے حالانکہ جانور کے کھانے کے لئے سینجی۔ برسین وغیرہ کئی چیزیں موجود ہیں۔ جن سے بہت مفید کھاد بن سکتی ہے۔ اس کو کسان روٹی پکانے کے کام میں لے آتے ہیں۔ حالانکہ اس کی بہت مفید کھاد بن سکتی ہے۔ انہی باتوں کے پیش نظر ہماری موجودہ حکومت نے ترقیاتی منصوبے بنائے ہیں۔ اس ملک میں بنجر زمین بہت پڑی ہے۔ اس کی آبادی کے متعلق بھی زمیندار غور کرسکتے ہیں۔ پانی کی جگہ ٹیوب ویل لگا دیئے جاویں تو تین سال کے بعد فصل میں ترقی کافی ہوسکتی ہے۔ اور بھی بہت سی ایسی باتیں ہیں۔ مثلاً پھل ہیں۔ کیلا اور ہندوستان کا مشہور پھل کٹھل لگائے جائیں۔ کٹھل کا درخت بہت بڑا ہوتا ہے۔ اور اس کی لکڑی بھی بہت کارآمد ہوتی ہے۔ اس کو لگایا جاوے۔ اس سے بھی بڑا فائدہ ہوسکتا ہے اس کا پھل اتنا بڑا ہوتا ہے۔ کہ ایک پھل کو پانچ یا پانچ اور سات سات آدمی کھاتے ہیں .... اگر کٹھل اور کیلا وغیرہ کے درخت یہاں پر آسانی سے لگ سکتے ہوں تو اس سے ملک کو بہت فائدہ ہوسکتا ہے۔

(افضال احمد قریشی احمدی ربوہ)

قربانیوں کیلئے میدان کھلا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کا اعلان فرما کر ان لوگوں کے لئے قربانیوں کا میدان کھول دیا ہے۔ جو کہتے ہیں۔

”کاش ہم بدر یا احد یا احزاب کا موقعہ پاتے تو اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیتے مگر اس امر کو بھول جاتے ہیں۔ کہ اصل قربانیوں کا میدان ان کے لئے بھی کھلا ہے“

آج جبکہ اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانی کا اعلان ہو چکا ہے۔ ہر احمدی بچہ ہو یا بڈھا مرد ہو یا عورت صحابہ کی طرح اپنے اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کرکے حیات جاوداں حاصل کر سکتا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف زبانوں میں تقاریر

غیر ملکی زبانیں جاننے والے اور تصاویر لینے والے احباب توجہ فرمائیں۔

گذشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۵ مختلف زبانوں میں جو تقاریر کروائی گئی تھیں۔ انہیں احباب نے بہت پسند کیا تھا۔ اور حاضری توقع سے کہیں زیادہ تھی۔ پریس نے بھی اس اجلاس کو اہمیت دی تھی۔ چنانچہ خبر رساں ایجنسیوں کی وساطت سے اس کی روئیداد ملکی اور غیر ملکی اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ ایسٹ افریقن ٹائمز اور ریویو آف ریلیجنز میں اس اجلاس میں شامل ہونے والے احباب کا گروپ فوٹو شائع ہوا۔ اور مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے اسے ۱۹۶۰ء کے احمدیہ کیلنڈر میں نمایاں جگہ دی ہے۔

مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی نے اپنے موقر جریدہ صدق جدید میں ”ہنرش نیز بگو“ کے عنوان کے ماتحت ادارتی نوٹ میں لکھا۔

”قادیانیوں کے سارے عیب ایک طرف اور ضلالت۔ تبلیغی جوش و سرگرمی دوسری طرف تو بھاری یہی دوسرا پلہ رہے گا“!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں ہماری ان مساعی کا اچھے الفاظ میں ذکر فرمایا۔

ہماری کوشش ہے۔ کہ امسال اسے پہلے سے بھی زیادہ کامیاب بنائیں۔ لہٰذا جو احباب کوئی غیر ملکی زبان جانتے ہوں۔ اور ۲۲ جنوری کی شام کو اس میں حصہ لینا چاہتے ہوں۔ وہ ۱۹ جنوری تک تحریری طور پر اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا نام بھی پروگرام میں شامل کر لیا جائے جو احباب تصاویر وغیرہ لینا چاہتے ہوں۔ وہ بھی اپنے اسماء سے مطلع فرمائیں۔ اس سلسلہ میں آپ کے مفید مشورے بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری نانی اماں جان اہلیہ ڈاکٹر محمد عبداللہ خاں صاحب آف قلعہ صوبا سنگھ کی کلائی کی ہڈی گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ احباب کی خدمت میں اُن کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (زرتشت منیر احمد خان ربوہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں اُس کی صحت یابی کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (خاکسار:۔ احمدالدین احمدی کھیوڑہ سوڈا کمپنی۔ کھیوڑہ ضلع جہلم)

۳۔ بندہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ بندہ کی صحت و عافیت کے لئے دعا کریں۔ نیز بندہ ایک مقدمہ میں پھنسا ہوا ہے۔ احباب اسی مقدمہ میں کامیابی کے لئے بھی دعا کریں (سید سعید خالد عفی اللہ عنہ کلارک سٹریٹ کراچی نمبر ۳)

۴۔ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالغنی خان صاحب کڑک گوجرانوالہ کئی دنوں سے پھیپھڑوں کی نالیوں میں خون جم جانے اور جگر کی سوزش سے سخت بیمار ہیں بھائی وبہنیں ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا کریں (راقمہ بیگم ڈاکٹر عبدالغفور خان کڑک پاک ریذ ایجیرے لاہور)

۵۔ خاکسار کے والد محترم گذشتہ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (احسان الحق ربوہ)

جلسہ سالانہ کے لئے حیدرآباد سے ریزرو بوگی

قبل ازیں دو دفعہ ”الفضل“ کے ذریعہ اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ حیدرآباد ڈویژن سے جلسہ سالانہ پر جانے والوں کی سہولت کے لئے ریزرو بوگیاں لگائی جائیں گی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بہت کم دوستوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔ اس لئے اب فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ دو کی بجائے اب صرف ایک بوگی ۱۹ جنوری کو حیدرآباد سے چناب ایکسپریس کے ساتھ لگائی جائے گی۔ اور واپسی کے لئے ۲۶ جنوری کو ربوہ سے ایک بوگی لگائی جائے گی۔ جن دوستوں کی طرف سے اطلاع ۱۰ جنوری تک اور کرایہ ۱۵ جنوری تک نہ ملا۔ وہ بوگی میں جگہ نہ پا سکیں گے۔ لہٰذا اپنے فائدہ کے لئے جلد اطلاع اور کرایہ ٹکس ۱۹/- روپے ناظم سفر جلسہ سالانہ۔ دارالسلام، اکبری کے پتہ پر بھجوا دیں۔ (ناظم سفر جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ حیدرآباد ڈویژن)

ولادت

”مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۹ء کو اللہ تعالیٰ نے برادرم مکرم امان اللہ خان صاحب ریلیونگ اسٹیشن ماسٹر ٹنڈو محمد خان سندھ کو نیک فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنا دے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین“

(خاکسار:۔ عبدالرشید ارشد شاہد مربی جماعتہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۵۲۲: — مسماۃ کلثوم بیگم زوجہ مولوی عبدالحمید صاحب

قوم شیخ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ۴/۲، جیل روڈ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ نومبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ (۲) زیورات طلائی وزنی ۸ تولہ قیمتی ایک ہزار روپیہ کے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی فقط ۲ نومبر ۱۹۵۹ء

الامۃ کلثوم بیگم بقلم خود

گواہ شد عبدالحمید بقلم خود

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۵۲۴: — میں نعمت علی ولد چوہدری فتح محمد

صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہوڑو ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے اس لئے میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں جو اس وقت مبلغ ۶۵/ روپے ماہوار ہے اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد نعمت علی

گواہ شد الطاف الرحمن سیکرٹری وصایا

گواہ شد سیکرٹری مال کوٹلی۔

گواہ شد مبارک احمد۔

نمبر ۱۵۵۲۵: — میں برکت بی بی زوجہ صوفی عبدالحکیم صاحب

قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سولجر بازار کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت سوائے حق مہر کے اور کوئی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی زیور وغیرہ ہے۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کردی جائے گی۔ ۲۵ نومبر ۱۹۵۹ء

الامۃ برکت بی بی

گواہ شد عبدالحکیم خاوند موصیہ

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۵۵۲۶: — میں رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری

عبدالمجید صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے نمبر ۱ حق مہر مبلغ پچاس روپے بذمہ خاوند ہے نمبر ۲ زیورات طلائی بتفصیل ذیل ہیں (۱) چوڑیاں ۸ عدد وزن ۶ ۳/۴ تولے قیمت ۸۱۲/ روپے (۲) لاکٹ وزن ۱ ۱/۲ تولہ قیمت ۱۸۰/ روپے (۳) انگوٹھی دو عدد وزن ایک تولہ قیمت زیورات اور حق مہر کل ۱۳۰۰ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۱۵/۱۱/۵۹

الامۃ نشان انگوٹھا رشیدہ بیگم۔

گواہ شد عبدالمجید خاوند موصیہ

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

دُعائے مغفرت

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ رفیعہ بیگم جواں سالی کی عمر میں ظفر آباد اسٹیٹ سندھ میں فوت ہوگئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک اور صالح بچی تھی۔ احباب جماعت عزیزہ کی مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دُعا کریں۔

(راجہ خورشید احمد منیر شاہد مربی ضلع لاہور)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

ہر قربانیوں کا کیا بوجھ ہے۔ اوّل یہ کہ اس کو یہ قربانیاں قیامت تک دینی ہیں۔ دوم یہ کہ یہ قربانیاں ایک دو دس بیس نہیں بلکہ اس کو ہر قسم کی لاتعداد قربانیاں دینی ہیں۔ سوم یہ کہ قربانیاں اس کو اس طرح دینی ہیں کہ گویا جو کچھ بھی اس کا ہے سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس طرح اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے کہ میری نماز میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اپنا سب کچھ اپنی نماز۔ قربانی زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا ہے قیامت تک لاتعداد اور ہمہ تن قربانیاں۔ یہ ہے ایک احمدی کا کام۔ اس سے آپ اپنی قربانیوں کا معیار معلوم کر سکتے ہیں۔ ہر احمدی کو لازم ہے کہ وہ اپنی قربانیوں کو اس معیار پر لائے ورنہ اس کے احمدی ہونے کا نہ خود اس کو اور قوم کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

ایجنٹ صاحبان متوجہ ہوں

بل ہائے ایجنسی ماہ دسمبر ۱۹۵۹ء ارسال کئے جا چکے ہیں ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ جنوری سنہ ۶۰ء تک ہو جانی ضروری ہے ایجنٹ صاحبان نوٹ فرمائیں۔ (مینجر الفضل)

درخواست دعا: مہر نور احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بستی دریام ضلع جھنگ کی لڑکی رضیہ بیگم بیمار رہتی ہے۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب اس کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ (مرزا حسام الدین)

ولادت

مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۵۹ء کو برادرم مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے کلکتہ میں پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ کا پوتا اور میاں محمد اشرف صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب زچہ و بچہ کی صحت والی لمبی زندگی کے لئے خاص طور دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین نیز والدین کیلئے قرۃ العین بنائے آمین ثم آمین۔ (خاکسار خواجہ محمد عبداللہ خواجہ ریسٹوران ربوہ)